غلام احمد قادیانی

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل
قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار
فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰۹

مورخہ ۲؍ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء
پنجشنبہ
مطابق ۷؍ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ

جلد ۱۲

488

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی سے سنی جائیگی کہ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۹؍ مارچ کو فرزند تولد ہوا۔ اس مولود مسعود کی ولادت پر ہم تمام خاندان نبوت کو اور بالخصوص حضرت ام المومنین کی خدمت میں جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

جناب مولوی شیر علی صاحب لاہور سے تشریف لے آئے ہیں اب انکے لڑکے میاں عبد الرحمٰن کو آرام ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمادیں۔

میاں شاہ محمد صاحب کلرک امور عامہ کی تقریب شادی پر جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب سنور ریاست پٹیالہ گئے تھے۔ جو واپس آگئے ہیں ؛

نامۂ نیّر
احمدیت دنیا کے کناروں تک
(جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کے قلم سے)

لنڈن ولایت کے تازہ خطوط سے معلوم ہوا ہے احمدیہ دار التبلیغ کی جدید مرمت و آرائش کی گئی ہے اور مکان عمدہ صاف عبادت الٰہی کے لئے موزوں ہے مبلغین خوب تن دہی اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔

مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے کو ہالینڈ سے دعوت آئی ہے۔ کہ وہ وہاں جاکر اسلام پر تقریریں کریں اور ہماری نو مسلم بہن مسز بیڈ جو ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی آنریری سکرٹری ہیں۔ لیکچروں کا انتظام کر رہی ہیں۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو محنت سے اڈٹ کیا جا رہا ہے

مارچ کا نمبر شائع ہو چکا ہے۔ ہمارے رسالہ میں اراکین کانفرنس مذاہب کو خاص دلچسپی ہے۔ انگلستان کے اخبارات نے شہیدان کابل کے متعلق پُر زور اور متواتر مضامین شائع کئے ہیں۔ ہمارے مبلغین سے خاص مکالمات ہوئے۔ اور اخبارات میں چھاپے گئے ہیں۔

ولایت کے لوگوں کو افغانستان کے وحشی ملاؤں کا علم ہے۔ مگر ہندوستان کے تعلیم یافتہ وحشی "زمیندار" اور "جمعیۃ" وغیرہ سے وہ ابھی کماحقہ واقف نہیں۔ اس علم کے ہونے پر حقیقی اسلام کے مبلغین کو مخالفین کے زبردست اعتراضات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اور کہنا پڑیگا کہ یہ مسلمان مسلمان نہیں ہے۔

لنڈن میں آخری ڈاک روانہ ہونے کے وقت حکومت کابل کی وحشیانہ حرکت پر احتجاج کا جلسہ ہونے والا تھا۔

افریقہ مشرقی افریقہ سے یہ خوش کن خبر ہے۔ کہ جماعت نیروبی نے شہدائے کابل کی یادگار میں ایک مکان کئی ہزار روپیہ صرف کرکے خرید لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کی جماعت امن سے ترقی کر رہی ہے۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم جو لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تھے واپس اپنے صدر مقام سالٹ پانڈ واقعہ گولڈ کوسٹ پہنچ گئے ہیں۔ اور تعلیم الاسلام اسکول سالٹ پانڈ اور جماعت احمدیہ "فینٹی لینڈ" کی تربیت میں مصروف ہیں تجویز ہے۔ کہ ایک ایکڑ زمین مدرسہ کی عمارت کے لئے خرید لی جائے اگرچہ زمین بہت مہنگی ہے۔ یعنی تین گنی فی مربع فٹ تاہم جماعت کوشاں ہے کہ مشن و مدرسہ کی عمارت کو تکمیل تک پہنچائے کیونکہ ہمارا کام افریقہ میں بہت کچھ تعلیم و تربیت سے وابستہ ہے۔ چونکہ شہزادہ پرنس آف ویلز لیگوس صدر نائجیریا میں اپریل میں تشریف لے جانے والے ہیں۔ اس لئے جماعت تعلیم الاسلام اسکول لیگوس کی عمیل میں اور شاہزادہ کو خوش آمدید کہنے کی تیاری میں مصروف ہے۔

مرکز سلسلہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح نے مدرسہ کی عمارت کے لئے ۲۰۰ پونڈ کا عطیہ منظور فرمایا ہے۔

آسٹریلیا صوفی حسن موسیٰ خان آنریری مبلغ سلسلہ احمدیہ پرتھ واقعہ آسٹریلیا سے اپنی تبلیغی کوششوں کی اطلاع دیتے ہیں۔ اور آپ کے تازہ خط میں ذکر ہے۔ کہ ایک کمپنی نے اپنے اشتہار میں انگریزی کی وہ ضرب المثل لکھ دی۔ جس کا مفہوم ہے۔ کہ اگر پہاڑ محمدؐ کی طرف نہیں آتی تو محمدؐ پہاڑی کی طرف آتا ہے۔ احمدی مبلغ نے اسپر احتجاج کی اور کمپنی نے معافی مانگی۔ اور آئندہ اس فقرہ کو اشتہار میں سے نکال دیا۔

صوفی صاحب اب ضعیف ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ وہ پرانے مخلص ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے ان کی ہندوستان واپسی کے بعد انہیں دوبارہ آسٹریلیا جانے کا مشورہ دیا تھا۔ اور تبلیغ کے کام کی طرف متوجہ ہونے کا ارشاد فرمایا تھا۔

ہندوستان ہندوستان کے مختلف حصوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ امسال میں بعض غیر احمدی انجمنوں نے ضرورت سمجھی کہ مرکز احمدیہ سے مبلغین طلب کریں۔ اور ان کی درخواستیں منظور کی گئیں بعض مقامات پر مباحثات ہوئے۔ اور تائید الہٰی نے فتح و ظفر کا تاج احمدی مناظرین کو پہنایا۔

بٹالہ میں مباحثہ بٹالہ گو قادیان کے نزدیک ہے۔ مگر بدقسمتی سے اس روحانی چشمہ سے جو اس کے نزدیک جاری ہوا۔ اس شہر نے بہت کم حصہ لیا ہے۔ مگر ۲۴ و ۲۵ مارچ کو مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے نو مسلم جو امتحان یونیورسٹی کے لئے طلباء کے ساتھ گئے تھے۔ کی تحریک سے احمدی و غیر احمدی میں مباحثہ قرار پایا۔ اور حیات و وفات مسیح امکان نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و صداقت مسیح موعود۔ تین مضمونوں پر بحث ہوئی۔ احمدیوں کی طرف سے مولوی فاضل مولوی جلال الدین صاحب شمس مناظر تھے۔ اور فریق ثانی کی جانب سے مولوی عبد القادر صاحب دیوبندی۔ مباحثہ امن سے ہوا۔ اور ہر فہیم آدمی نے سمجھ لیا۔ کہ مولوی شمس صاحب کے دلائل بہت روشن مضبوط اور مسکت ہیں۔ اور خصم کے حصہ سوائے اعتراف کمزوری اور کچھ نہیں۔ دوران بحث میں فریق ثانی کے مناظر نے کہا کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئینہ تھے۔ اور اس میں ابوجہل کو اپنی شکل اور صحابہ کو اپنی صورت نظر آتی تھی۔ اسی طرح مرزا صاحب کی کتابیں بھی آئینہ ہیں۔ ان میں غیر احمدیوں کو اپنی صورت اور احمدیوں کو اپنی شکل نظر آتی ہے"

اسی طرح اکثر موقعوں حق برزبان جاری ہوا۔ اور اللہ کا احسان ہے۔ کہ بٹالہ کے لوگوں نے احمدیت کے دلائل سُنے اور اپنی کمزوری کا احساس کیا۔

لینٹرن لیکچر میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جہاں احمدی و غیر احمدیوں نے میری عام تقریروں کو پسند کیا۔ وہاں غیر احمدی لوگوں میں جالندھر۔ جموں۔ سیالکوٹ و بٹالہ میں لینٹرن کے ذریعہ نہایت عمدہ طور پر تبلیغ ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کا سفید و سیاہ لوگوں تک۔ اور دنیا کے کناروں تک پہنچنا اور پھر حضرت خلیفہ ثانی کا لنڈن جانا مسجد کی بنیاد رکھنا۔ منارہ دمشق پر نازل ہونا وغیرہ دیکھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق نہ رکھنے والے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ پھر اس سلسلہ میں اب یہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ قسطنطنیہ۔ قادیان کا سالانہ جلسہ اور چند دیگر سلائیڈز بھی شامل کی گئی ہیں۔ جن سے غیر احمدی لوگوں پر ہمارے امام کا مسجد الحرام و مسجد اقصیٰ کی برکات کا جانشین ہونا اور غیر مبایع اصحاب پر زمین قادیان کا ہجوم خلق سے ارض حرم ثابت ہونا ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ یہ طریق تبلیغ بھی مؤثر ثابت ہوا ہے۔

سماٹرا بعض علماء سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔ وہ کتب سلسلہ عالیہ کا مطالعہ کر رہے ہیں÷

متفرق بعض جانباز احمدی مبلغین ایسے علاقوں میں دورہ کر رہے ہیں۔ جہاں ابھی حکومت برطانیہ کی سی پُرامن حکومتیں نہیں÷

مجلس مشاورت میں ہر احمدیہ انجمن کا نمائندہ آنا چاہیئے

الفضل گذشتہ پرچہ میں مجلس مشاورت کے متعلق جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ اس سال بھی نمائندوں کے حلقے وہی ہیں۔ جو پچھلے سال تھے۔ چونکہ پچھلے سال ہر ایک انجمن کا نمائندہ مدعو کیا گیا تھا۔ اس لئے اس سال بھی ہر ایک احمدیہ انجمن کو اپنا نمائندہ منتخب کر کے بھیجنا چاہیئے۔ البتہ اگر قریب قریب کی انجمنیں باہمی مشورہ سے اپنا ایک نمائندہ تجویز کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔

جس انجمن کی طرف سے نمائندہ کی تبدیلی کے متعلق اطلاع نہ آئیگی۔ اس کا وہی نمائندہ سمجھا جائیگا۔ جو گذشتہ سال تھا۔ ہر نئے نمائندہ کو اپنی انجمن کی طرف سے اپنی نمائندگی کے متعلق تصدیقی تحریر لانی چاہیئے۔

نمائندوں کے انتخاب کے وقت سب سے زیادہ موزوں آدمی تجویز کرنے کی کوشش کی جاوے۔ یہ ضروری نہیں کہ نمائندہ مخصوص انجمن سے ہی تعلق رکھنے والا ہو۔ مقامی حالات کے ماتحت بہترین آدمی تجویز کرنے چاہیئیں۔

مشاورت میں وہی احباب شریک ہو سکیں گے۔ جن کو کوئی انجمن بطور نمائندہ منتخب کر کے بھیجے گی۔ نمائندہ کے علاوہ اگر کوئی اور صاحب بطور خود تشریف لائینگے۔ تو ان کو مشاورت میں بطور نمائندہ نہیں شریک کیا جائیگا۔ البتہ وزیٹر کے طور پر وہ مشاورت کی کارروائی کو سُن سکتے ہیں۔

مشورہ طلب امور کی فہرست تمام جماعتوں کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہے۔ نمائندگان کا فرض ہے کہ وہ ان کے متعلق اچھی طرح غور کر کے آویں۔ والسلام

خاکسار عبد القدیر۔ سکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان

اعلانات نظارت دعوۃ و تبلیغ

ماہ فروری میں الفضل کی ایک اشاعت میں اعلان کیا گیا تھا کہ جن جن جماعتوں نے اپنے اپنے سکرٹری صاحبان تبلیغ کے نام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر میں نہیں لکھائے یا جن جماعتوں میں سکرٹری تبلیغ ابھی تک مقرر نہیں ہوئے وہ بہت جلد سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے ان کے نام اور پتے دفتر دعوت و تبلیغ میں ارسال کریں لیکن ایک ماہ گذر چکا ہے۔ اور اسوقت تک کسی جماعت نے اس اعلان پر توجہ نہیں کی۔ اسلئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتیں اس طرف خاص توجہ کریں۔ کیونکہ سکرٹری صاحبان تبلیغ اور ان کے پتے نہ ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا کام بہت سست ہے۔ خصوصاً جماعتہائے احمدیہ سرحد۔ ڈیرہ غازیخان۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ ملتان۔ جہلم۔ علاقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

489

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۲ اپریل ۱۹۲۵ء

شہیدان کابل اور غیر مبایعین

کیا شہیدان کابل غیر مبایع تھے؟

الحمد للہ ہماری جماعت کی تازہ قربانیوں کا یہ اثر ہے کہ اپنے بھلا کر بیگانوں سے بڑھ کر ہم سے بدسلوکی کرنیوالے غیر مبایع حضرات کے دل میں بھی رشک پیدا ہوا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر جاں نثاری کرنیوالا انہیں اپنے اندر کوئی نظر نہ آیا۔ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ کابل میں شہید ہونیوالے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان عزیز قربان کرنے والے اور متاع دنیا پر متاع آخرت کو ترجیح دینے والے پاک وجود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاں نثاروں میں سے نہ تھے۔ آپ کے حلقہ بگوش نہ تھے۔ اور خلافت حقہ کے شیدائی [illegible] نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ وہ پیغامی حضرات میں سے تھے۔ کچھ عرصہ دبی زبان سے اس بات کا اعلان کرنے کے بعد ۱۱ مارچ کے پیغام میں علی الاعلان یہ دعویٰ کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"کابل میں جن بے گناہ احمدیوں کو شہید کیا گیا ہے ان کے عقائد موجودہ قادیانی مذہب یا میاں محمود احمد صاحب کے عقائد کے صریحاً خلاف ہیں۔ لیکن باوجود اس کے قادیانی جماعت یا میاں محمود احمد صاحب انہیں اپنا ہم عقیدہ ظاہر کر کے بدنام کرنے میں کوشاں ہیں۔"

اسکے بعد مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے اس بیان سے جو کابل کی عدالت نے ان کی طرف منسوب کر کے انہیں مستوجب سنگساری قرار دیا۔ چند فقرات پیش کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"باوجود اس کے میاں صاحب اور ان کے مریدین کا یہ مشہور کرنا کہ کابل کے احمدی ان کے عقائد کی وجہ سے شہید کئے جاتے ہیں۔ ایک خلاف واقعہ بات ہے۔ اگرچہ ہم میاں صاحب کے بھی عقائد کو ایسا نہیں سمجھتے کہ ان کی وجہ سے انہیں مستوجب قتل قرار دیا جائے۔ تاہم جس طرح سے بعض غیر احمدیوں نے ان شہیدوں کے خون کو سیاسی آلودگیوں سے ملوث کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو ایک ناپاک اور بیہودہ کوشش ہے۔ ایسے ہی میاں صاحب اور ان کے مریدین انہیں اپنا ہم عقیدہ قرار دینے میں صریحاً غلطی پر ہیں۔ جس سے انہیں احتراز کرنا واجب ہے۔"

اسوقت جبکہ شہیدان کابل کے قتل کو جائز اور شریعت اسلامیہ کے عین مطابق قرار دینے کے لئے مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگا رہا ہے اور غیر مبایعین کو بھی اسی طرح واجب القتل اور لائق سنگسار ٹھہرا رہا ہے۔ جس طرح مبایعین کو۔ ایسا موقعہ نہیں تھا۔ جب یہ بحث شروع کر دی جاتی۔ کہ کابل میں شہید ہونیوالے مبایع تھے یا غیر مبایع۔ کیونکہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جور و جفا اور ظلم و ستم کے خلاف پورے زور اور قوت کے ساتھ آواز اٹھائی جائے۔ اور اسلام کو اس بدنامی سے بچایا جائے۔ جو اس ظالمانہ فعل کو اس کی طرف منسوب کر کے کی جارہی ہے۔ لیکن غیر مبایعین کو چونکہ اسی میں مزا آتا ہے۔ کہ جا و بے جا ہر وقت اور ہر لحظہ ہم سے الجھتے رہیں۔ اور اہم اور ضروری معاملات سے ہماری توجہ ہٹا کر آپس کی تو تو میں میں میں مشغول رکھیں۔ اس لئے اس موقعہ پر بھی وہ باز نہیں رہے۔ اور انہوں نے یہ بحث چھیڑ دی ہے۔ کہ کابل میں شہید ہونے والے احمدی مبایعین نہیں بلکہ غیر مبایع تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس بارے میں ہمیں صریحاً غلطی پر قرار دیکر یہ نصیحت کر رہے ہیں۔ کہ ہم انہیں مبایع نہ سمجھیں۔

اگر غیر مبایعین کے پاس اس امر کا چھوٹا سا بھی ثبوت ہوتا کہ کابل میں شہید ہونے والے احمدی ان سے کوئی دور کا تعلق رکھتے تھے۔ اور وہ انہیں اپنے ساتھی سمجھتے تھے۔ تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن صرف کابل کی عدالت کے ایسے بیان پر کہ وہ بھی ان کے مفید مطلب نہیں ہے۔ ان کا یہ دعویٰ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اور یہ حیرت اس وقت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ نہ صرف خود پیغام صلح بلکہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین بھی مولوی نعمت اللہ خان کو اپنا ساتھی نہیں بلکہ "قادیانی احمدی" قرار دے چکے ہیں۔ پیغام صلح کو اگر اپنی تحریر یاد نہ رہی ہو۔ یا وہ حسب معمول حافظہ نباشد کا مصداق بن رہا ہو۔ تو ہم اسے بتلاتے ہیں۔ کہ وہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء کے پیغام صلح کے صفحہ ۳ کی وہ سطور پڑھ لے۔ جو اس نے "کابل میں ایک اور احمدی کی شہادت" کے عنوان سے لکھی تھیں۔ اور جو یہ ہیں:۔

"ہمارے بھائی نعمت اللہ خان مرحوم اگرچہ میاں محمود احمد صاحب کی مریدی میں داخل تھے۔ لیکن آخر مسلمان تھے۔ کلمہ گو تھے۔ ایسی حالت میں جبکہ افغانستان میں ہندو بھی رہ سکتے ہیں۔ کیا ایک احمدی خواہ وہ میاں صاحب کا مرید ہی کیوں نہ ہو۔ زندگی بسر نہیں کر سکتا؟"

پیغام کی اس تحریر پر کوئی لمبا زمانہ نہیں گذرا۔ مگر اب وہی پیغام یہ لکھ رہا ہے کہ:۔

"میاں صاحب انہیں (شہداء کو) اپنا ہم عقیدہ ظاہر کر کے بدنام کرنے میں کوشاں ہیں۔"

یہ صاف بات ہے۔ کہ اگر مولوی نعمت اللہ خان صاحب کا غیر مبایعین سے کچھ بھی تعلق ہوتا۔ تو پیغام صلح انہیں "میاں صاحب کا مرید" نہ لکھتا۔ بلکہ اپنا ہم عقیدہ ظاہر کرتا لیکن اس نے اس طرف اشارہ بھی نہ کیا۔ اور کھلے الفاظ میں اعلان کیا۔ کہ شہید مرحوم غیر مبایع نہیں۔ بلکہ مبایع تھا۔ مگر حیرت ہے کہ اب وہ نہ صرف شہید مرحوم کو غیر مبایع قرار دے رہا ہے بلکہ ہمیں ایسے مبایع سمجھنے پر مجرم ٹھہرا رہا ہے۔

پھر پیغام نے اپنے ۲۸ ستمبر کے پرچہ میں ان مواعید کو جو ہماری جماعت کی حفاظت اور بلا خوف و خطر زندگی بسر کرنے کے متعلق حکومت کابل نے کئے تھے۔ الفضل کے حوالہ سے نقل کر کے لکھا:۔

"کس قدر صفائی کے ساتھ جماعت احمدیہ کی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اور جس قدر اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی تکلیف ان کو پیش آئے۔ تو اس کو بھی رفع کر دیا جائیگا۔ باوجود اسکے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی سنگساری کس قدر وعدہ شکنی اور بدعہدی پر مبنی ہے۔ کیا زمیندار اور اسکے ہمنوا ایک اسلامی حکومت کے اس رویہ کی کوئی مثال کسی غیر مسلم حکومت کے طرز عمل سے پیش کر سکتا ہے۔"

اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ پیغام اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ کابل نے جو حفاظت کے وعدے کئے۔ وہ جماعت احمدیہ متعلقہ قادیان سے کئے۔ اور ان کی خلاف ورزی اسی صورت میں ہی ہو سکتی ہے۔ جب جماعت احمدیہ قادیان کے آدمیوں پر ظلم و ستم کیا جائے۔ اور اسی وجہ سے پیغام نے اسے وعدہ شکنی اور بدعہدی قرار دیا تھا۔ لیکن اب وہ یہ بات بھول گیا ہے۔ ان تحریروں کے ہوتے ہوئے جو شخص بھی پیغام کے اس دعویٰ کو سنے گا۔ کہ شہیدان کابل غیر مبایع تھے۔ وہ یہی سمجھیگا۔ کہ اہل پیغام ان شہداء کو اپنی طرف منسوب کر کے یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا (جو کام انہوں نے نہیں کیا۔ اس کے متعلق چاہتے ہیں۔ کہ ان کی طرف منسوب ہو۔ اور اسکی وجہ سے ان کی حمد اور تعریف کی جائے) کے مصداق ہو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممکن ہے یہ کہہ دیا جائے۔ کہ جب پیغام صلح نے مولوی نعمت اللہ خان کو غیر مبایع قرار دیا تھا۔ اس وقت اسے ان کے متعلق علم نہ تھا۔ بعد میں جب اسے معلوم ہوا۔ تو اس نے غیر مبایع کہنا شروع کر دیا۔

اگرچہ یہ عذر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتا کیونکہ اگر پیغام کو ذاتی طور پر اس بارے میں علم نہ تھا۔ تو وہ اس قسم کی باتوں کا علم رکھنے والوں سے دریافت کر سکتا تھا۔ جو اس کے پاس موجود تھے۔ لیکن مشکل یہی تھی کہ غیر مبایعین کے ہیڈ کوارٹر کا کوئی آدمی بھی شہید مرحوم کو اپنا ہم عقیدہ نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ سب کے نزدیک وہ جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھنے والا تھا۔ اور تو اور خود جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اسے مبایع ہی سمجھتے تھے۔ چنانچہ پیغام ۸ر اکتوبر میں ان کے قلم سے جو ضمیمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے لکھا:۔

"قادیانی احمدی نعمت اللہ خان کے کابل میں سنگساری پر جو کچھ اظہار رائے علمائے دیوبند کی طرف سے یا بعض اردو اخبارات کی طرف سے ہوا ہے۔ اسکے نتائج اس سے بہت زیادہ خطرناک ہیں۔ جو بظاہر خیال کر لیا گیا ہے۔"

اسی طرح اور بھی متعدد جگہ انہوں نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو "قادیانی احمدی" لکھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب بھی اس بات کا اقرار کر چکے ہیں۔ کہ نعمت اللہ خان صاحب مرحوم قادیانی احمدیوں میں سے تھے۔

شاید ناظرین کو یہ خیال پیدا ہو۔ کہ قادیانی احمدی سے مراد اہل پیغام بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا بھی یہی منشا ہو۔ کیونکہ آخر وہ بھی تو قادیانی احمد کے ہی نام لیوا ہیں۔ مگر جب آپ اس ضمیمہ کے مندرجہ ذیل فقرات پڑھینگے۔ تو آپ کی یہ حسن ظنی جاتی رہے گی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"قادیانی احمدیوں کے ان عقائد کا جن کی بناء پر اخبار زمیندار نے انہیں مرتد قرار دیا ہے میں حامی نہیں .... بلکہ ان کے ان عقائد کی وجہ سے ہی میں نے اور میرے ساتھیوں نے قادیان کو چھوڑا۔ اور لاہور میں .... مرکز قائم کیا۔"

جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قادیانی احمدی سے مراد ان کی مبایعین ہے۔ جن سے وہ اپنے آپ کو الگ بتلاتے ہیں۔ اور ان کے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو "قادیانی احمدی" کہنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ان کو مبایع قرار دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے رسالہ میں عقائد کی بحث شروع کر دی ہے تاکہ وہ یہ ظاہر کریں۔ کہ قادیانی احمدیوں سے ان کا کس قدر اختلاف ہے۔

پس جبکہ خود پیغام اور پھر جناب مولوی محمد علی صاحب مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو مبایع قرار دے چکے ہیں۔ تو اب پیغام کس بناء پر انہیں غیر مبایع قرار دے رہا ہے غالباً جناب مولوی محمد علی صاحب سے بڑی شخصیت تو غیر مبایعین میں اور کوئی نہیں۔ اور نہ ان سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے کسی کو واقفیت ہو سکتی ہے۔ اگر مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو ان سے کچھ تعلق اور واسطہ ہوتا۔ یا انہیں غیر مبایع قرار دینے کے لئے ان کے پاس کچھ بھی ثبوت ہوتا۔ تو وہ یقیناً اس سے کام لیتے۔ اور سب سے پہلا فقرہ جو ان کے قلم سے نکلتا۔ وہ وہی ہوتا۔ جو اب پیغام لکھ رہا ہے۔ مگر اس کی بجائے انہوں نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو قادیانی احمدی قرار دیا۔ اب اگر پیغام صلح شہیدان کابل کو اپنا ہم عقیدہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب سے پہلے تصفیہ کرے۔ کہ انہوں نے مولوی نعمت اللہ خان کو مبایع کیوں قرار دیا تھا۔ اور اس بارے میں اگر وہ اپنی غلطی کا اقرار کر لیں۔ تو پھر ان سے ایسے واقعات پوچھ کر پیش کرے۔ جن سے شہیدان کابل کا غیر مبایعین سے تعلق ثابت ہو۔ صرف زبانی دعویٰ قابل توجہ نہیں ہو سکتا۔

نزول حضرت عیسےٰ ؑ کے منتظر مسلمانوں کو طفل تسلیاں

معزز معاصر ہمدرد (۲۶ مارچ) دہلی میں بعنوان "مسیح علیہ السلام روانہ ہو گئے" یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:۔

"ترکی اخبار استقلال نے ایک بزرگ کی پیشگوئی شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اب دُنیا میں پہنچنے والے ہیں۔"

اگر بزرگ مذکور اس پیشگوئی کو شائع کرتے ہوئے یہ بھی بتا دیتے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدل یا کس سواری پر آسمان سے زمین کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔ اور ان کی رفتار کیا ہے۔ تو عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے منتظر لوگوں کو ان کے زمین پر پہنچنے کے وقت کا اندازہ لگانے میں آسانی ہو جاتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ بزرگ صاحب بھی خوب ہوشیار ہیں۔ انہوں نے عوام کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق مایوس ہوتا دیکھ کر یہ تو لکھ دیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے روانہ ہو گئے۔ تاکہ آمد کی خوشخبری سن کر منتظرین کو تسلی ہو جائے۔ مگر یہ نہ بتایا۔ کہ ان کا سفر کتنے عرصہ میں ختم ہو گا اور وہ پہنچینگے کب؟ کیونکہ نہ ان کا سفر کبھی ختم ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ زمین پر پہنچ سکتے ہیں۔

مگر یہ محض طفل تسلیاں ہیں۔ کب تک مسلمان ان باتوں پر یقین کرتے رہینگے۔ اور کتنا عرصہ آسمان کی طرف منہ کئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے منتظر رہینگے۔ نہ کبھی ان کی یہ آرزو پوری ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہو گی۔ کیونکہ جس مسیح موعودؑ نے آنا تھا وہ آچکا۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد ہیں۔ آپ کے سوا نہ کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور نہ کوئی اس منصب کا اہل ثابت ہوا۔

پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ آسمان سے حضرت عیسیٰ کے نزول کا بے فائدہ انتظار کرنا چھوڑ دیں۔ حضرت عیسیٰ نہ اس رنگ میں آسمان پر گئے۔ جس رنگ میں آجکل مولوی انہیں بتلاتے ہیں۔ اور نہ اس طریق سے اُترینگے۔ جس کے وہ منتظر ہیں۔

واقعاتِ سنگساری اور مسلمان

لکھنؤ کا مشہور اور پرانا روزانہ "اودھ اخبار" (۲۴ مارچ) ایک مراسلت کا ذکر کرتا ہوا مسئلہ سنگساری کے متعلق مسلمانوں کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ:۔

"اس مسئلہ پر بحث کا بہترین اور مناسب پہلو یہ تھا کہ سنگساری کے افسوسناک واقعات جو کابل میں رونما ہو رہے ہیں۔ یہ کہاں تک دنیا کی عام اور موجودہ حالت اور تہذیب و انسانیت کے لحاظ سے مستحسن کہے جا سکتے ہیں۔ اور ان واقعات کا اثر ان مسلمانوں کے مذہب کے مستقبل اور ماضی پر کیا پڑ سکتا ہے۔ جو یہ سچا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور جو اس دعویٰ میں حق بجانب ہیں۔ کہ مسلمانوں کا دین و مذہب اپنی عمومیت اور وسعت کیلئے تلوار کا منت پذیر کبھی نہیں رہا۔"

یہ ایک نہایت اہم پہلو تھا۔ جس کی طرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں۔ تو وہ دُور بینی اور عاقبت اندیشی کے صفات سے محروم ہو جاتی ہے۔ یہی حالت اسوقت مسلمانوں کی اور خاصکر ملانوں کی ہے وہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ خواہ وہ کچھ کریں۔ دُنیا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اور دنیا کی زیادہ پرواہ انہیں اسلئے بھی نہیں۔ کہ ان کا عقیدہ ہے۔ عنقریب امام مہدی ظاہر ہو کر تلوار کے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینگے۔ اور سب ممالک میں ان مولویوں کی حکومت ہو جائیگی۔

جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ اور جو اسپر ہمیشہ زور دیتے رہتے ہوں اسکے نزدیک کابل میں سنگساری کے واقعات کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ وہ تو ساری دنیا کو تلوار کے گھاٹ اتار نے یا بزور مسلمان بنا لینے کو ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض اور ایک شیعہ اخبار کا جواب

جماعت احمدیہ کے مخالفین سے ہمیں ہمیشہ یہ شکایت رہی ہے اور بجا شکایت رہی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق زبان اعتراض دراز کرتے ہوئے اپنے مسلمات کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اور تو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات بھی۔ ان کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ ہمارے مخالفین میں یہ مرض جسقدر ترقی کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا ایک دشمن دوسرے دشمن کو اسی بنا پر مجرم قرار دے رہا ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے "سیرت المہدی" نام کی جو کتاب مرتب کر کے شائع فرمائی ہے۔ اس میں ایک یہ روایت درج ہے۔

"بیان کیا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّل نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے۔ تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبد الکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی۔ میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جائے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے۔ کہ میں نے کہا۔ میں تو نہیں کہتا۔ آپ کہکر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبد الکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے۔ اور کہا۔ حضور لوگ بہت ہیں۔ بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ "جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں" مولوی صاحب فرماتے تھے۔ کہ اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب جواب لے آئے"

ان الفاظ میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر اعتراض کیا جا سکے کیونکہ ان میں صرف یہ ذکر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام المومنین کو ساتھ لے کر پلیٹ فارم پر ٹہلے۔ چونکہ حضرت ام المومنین پردہ میں تھیں۔ اور آپ برقعہ پہنے ہوئے تھیں۔ اس لئے جب مولانا عبد الکریم صاحب نے عرض کی۔ کہ چلنے پھرنے کی بجائے بیوی صاحبہ کو ایک طرف بٹھا دیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہ چلنا پردے کے خلاف نہیں اور میں ایسے پردہ کا قائل نہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی فطرت سے مجبور ہو کر اس کے متعلق حسب ذیل طنز آمیز سطور لکھیں:۔

"کیا یہ فعل نبوی قابل تقلید نہیں۔ پھر کیا امت مرزائیہ خصوصاً خلیفہ قادیان اور امیر لاہور اسپر عمل اور دیگر ارکان عدالت مرزائیہ بالخصوص اراکین صدر انجمن احمدیہ کمیٹی اس سنت مرزائیہ پر عمل کر کے سٹیشن پر مخلوق خدا کو یہ نظارہ دکھائیں گے۔ حرج کیا ہے"

(اہلحدیث ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

وہ لوگ جو احادیث نبوی سے واقف ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس معاشرت سے آگاہ ہیں۔ جو آپ امہات المومنینؓ سے روا رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ بیہودہ سرائی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر کوئی دھبہ آنے کی بجائے مولوی موصوف کے ضد و تعصب میں سرتاپا غرق ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے تمسخر اور استہزاء کا نشانہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا ہی وجود نہیں۔ بلکہ اس فخر موجودات کی ذات والاصفات بھی ہے جسے خدا تعالےٰ نے کل دنیا کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا۔ اور جس کی ایک ایک حرکت کی تقلید ہر انسان کے لئے دین و دنیا کی کامیابی اور کامرانی کا باعث ہے۔

کیا یہ حد درجہ عبرت ناک امر نہیں ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ اہلحدیث ہو کر بلکہ اہلحدیثوں کا "سردار" کہلا کر اپنے اخبار کا نام اہلحدیث رکھکر اور اپنا یہ ایمان قرار دے کر کہ

"اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن"

حضرت مسیح موعود پر اعتراض کرنے کے لئے نہایت مشہور اور معتبر احادیث کو نظر انداز کر جاتا ہے۔ اور شیعہ اخبار "درنجف" کو ان احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے اسے کہنا پڑتا ہے:۔

"ایک اہلحدیث کو یہ اعتراض کرتے نادم شرمسار و پشیمان ہونا چاہیئے تھا"

اور پھر ان احادیث کو پیش کرتا ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:۔

"سنئے اور خوب غور سے سنئے۔ عن عائشۃ انہا کانت مع رسول اللہ صلعم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ہذہ بتلک السبقۃ رواہ ابو داؤد۔ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ وہ تھیں ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک سفر میں۔ کہا عائشہ نے۔ پس دوڑی میں ساتھ حضرتؐ کے اپنے پاؤں پر۔ پس دوڑنے دوڑتے) بڑھ گئی میں حضرتؐ سے۔ پس جب فربہ ہوئی میں دوڑی ساتھ حضرتؐ کے۔ پھر بڑھ گئے حضرت مجھ سے۔ فرمایا۔ یہ بڑھ جانا میرا اس بڑھ جانے کے بدلے ہے۔ یعنی پہلے جو تو بڑھ گئی تھی (ملاحظہ ہو۔ مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ لکھنؤ) یہ ہے سنت جو اہلسنت نے یا اہلحدیث نے مردہ کر رکھی ہے۔ اگر مرزا صاحب اپنی بیوی صاحبہ کے ہمراہ اس طرح دوڑ لگاتے۔ کہ کبھی میاں آگے اور کبھی بیوی۔ تو ایڈیٹر اہلحدیث واللہ اعلم کسقدر گھبرا کر کہتے۔ کہ کوڈی کبڈی ہے یا لہو ولعب۔ لیکن وہ تو معمولی ٹہلنے کو ہی لے اڑے۔ حالانکہ کہاں نام بخاری نہ صحیح بخاری کا "رسول" اپنی سنت یوں جاری کرتا ہے۔ جسے بخاری پرستوں کو مردہ نہ ہونے دینا چاہیئے۔ سنئے! حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ "قالت وکان یوم عید یلعب السودان بالدرق والحراب فاما سالت رسول اللہ واما قال تشتہین تنظرین فقلت نعم۔ فاقامنی وراءہ وخدی علی خدہ ویقول دونکم یا بنی ارفدۃ حتیٰ اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذھبی قال احمد عن ابن وھب فلما غفل۔ ترجمہ۔ یہ عید کا دن تھا۔ حبشی لوگ اپنے سپر اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے یا تو میں (عائشہ) نے آنحضرت سے درخواست کی۔ یا آپ نے خود ہی فرمایا۔ کہ تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! (دل تو چاہتا ہے) آپ نے مجھ کو پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپ کے گال پر تھا۔ اور آپ حبشیوں سے فرما رہے تھے۔ بنی ارفدہ! کھیلو۔ تماشا کرو۔ یہاں تک کہ میں (تماشا دیکھتے دیکھتے) تھک گئی۔ آپ نے پوچھا۔ بس۔ میں نے عرض کی۔ جی ہاں! آپ نے فرمایا۔ اچھا جاؤ (صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مصر تیسیر الباری پارہ ۱۱ صفحہ ۸۹ مطبوعہ لاہور صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۳۲ مصری۔ مظاہر حق جلد اول صفحہ ۹۲۴ لکھنؤ وغیرہ وغیرہ کتب سنیہ)

اس حدیث پر غور فرما کر ایڈیٹر اہلحدیث بتلائیں۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی بیوی کو "ناچ تماشا" دکھلایا۔ یا اس کا گال اپنے گال پر رکھا۔ یا اسے کہا۔ کہ "تمہارا بیوی اسیر ہوئی یا نہ!" کیا ان مذکورہ بالا احادیث کی بنا پر احمدی صاحبان مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت "نظارہ" والا وہی سوال نہیں کر سکتے۔ جو موزوں بھی ہے۔"

490

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا قادیانی کا یہ مقولہ کہ "شجادجی امیں ایسے پردے کا پابند نہیں" قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ابن ماجہ میں ہے۔ عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یخرج بناتہ ونسائہ فی العیدین۔ یعنی عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ اپنی صاحبزادیوں کو اور بی بیوں کو نکالتے تھے عیدین میں۔ انتہی۔

اس حدیث کی شرح میں اہلحدیثوں کے مسلم بزرگ نواب وقار نواز وحید الزمان فرماتے ہیں:۔

"جب آنحضرتؐ کی صاحبزادیاں اور بی بیاں نکلیں نواب اور کسی شریف یا امیر (یا ایڈیٹر۔ درنجف) کی حقیقت ہی کیا ہے تمام دنیا کے نواب اور شریف اور امیر آپ کی لونڈی اور غلام سے بھی درجے اور عزت میں کم ہیں (دکھانے کے اور درنجف) اس حدیث سے وہ شبہ بھی رفع ہو گیا۔ کہ حجاب کا حکم جب اترا اس سے پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ کیونکہ ابن عباسؓ آنحضرتؐ کے عہد میں بہت کم عمر کے تھے۔ تو ضرور یہ واقعہ حجاب کے بعد کا ہو گا۔ اگر مان بھی لیا جاوے۔ تب بھی حجاب خاص تھا ازواج مطہرات سے۔ تمام جہان کی عورتوں کو یہ حکم نہ تھا۔ اور ازواج مطہرات کا نکلنا بھی متعدد حدیثوں سے ثابت ہے حضرت عائشہؓ تو بصرے تک تشریف لے گئی تھیں۔ جناب علی مرتضےؓ کی خلافت میں اور جنگ جمل میں بھی موجود تھیں (ان دلیل سے نواب صاحب کا یہ منشا ہے۔ کہ عیدین کا نکلنا ہی مراد نہیں۔ حسب ضرورت ہمیشہ نکل سکتی ہیں۔ ایڈیٹر) ۔ ۔ ۔ حکم شرعی اس پردے میں جو ہندوستان میں مروج ہے۔ کہ ساری عمر یہاں تک کہ عیدین میں بھی گھر کے باہر قدم نہ رکھیں۔ اور ایک ہی کوٹھڑی یا احاطہ کو اپنی زندگی کی جائے دوامی تصور کریں۔ کوئی نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ سوائے ہندوستان کے تمام بلاد اسلام جیسے عرب مصر روم شام ایران توران۔ افغانستان کہیں ایسے پردے کا رواج نہیں ہے۔ پس یقیناً معلوم ہوا۔ کہ یہ پردہ بھی منجملہ رسوم کے اہل ہند مسلمانوں نے اختیار کر لیا ہے۔ اب رسم کی پیروی اور بات ہے۔ اور شریعت کا حکم دوسری بات اور جو کوئی شریعت کے حکم پر طعن کرے وہ مردود اور گمراہ ہے"

(رفع العجاجہ شرح ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۴۱ مطبوعہ لاہور)

(درنجف ۱۵ جون ۱۹۲۴ء)

"درنجف" ۱۵ جون ۱۹۲۴ء کے اس مضمون کو پڑھکر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تمسخر اور استہزاء جو اہلحدیث کے ایڈیٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیا۔ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات تک پہنچتا ہے۔

سردار اہلحدیث اور قتل مرتد

جناب میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی (جنکو مسیح ناصری کی گاڑی کا بیل ہونے کا فخر آج سے کئی سال پیشتر بدیعہ رؤیا ومباحثہ حاصل ہو چکا ہے) اہلحدیث ۱۳ مارچ میں اعلان فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک مضمون لکھا ہے۔ "نجم الہدیٰ افضل لرجم الشیاطین" ان لوگوں اور بقول مولوی صاحب ان "شیاطین" کے رد میں جو اسلام میں مرتد کو بوجہ ارتداد قتل بلکہ سنگسار کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ اور اسے بے رحمی وسفاکی واسلام پر بدنما داغ قرار دیتے ہیں۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ تیغ نیکار کرنے والوں میں سے کوئی بھی (سردار اہلحدیث بھی؟) اہل علم نہیں (مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبارک) کہ ان کے استدلال کا اعتبار کیا جائے۔ ان کے دلائل پیش کردہ میں سے بعض تو بے تعلق محض ہیں۔ اور بعض ٹیڑھے اور بے قاعدہ ہیں اور بعض میں ان کی غلط فہمی اور کوتاہ نظری ہے"

(اہلحدیث ۱۷ شعبان)

ظاہر ہے۔ کہ یہ انگ ڈاکٹر رحیم۔ سردار اہلحدیث پر بھی ہے کیونکہ آپ نے اہلحدیث میں ایک مضمون لکھا تھا۔ کہ مرتد کا قتل بوجہ ارتداد اسلام میں ناجائز ہے۔ اور یہ کہ احمدی مرتد نہیں۔ میر سیالکوٹی کی یہ بغاوت اپنے سردار کے خلاف عجیب انگیخت ہے۔ لیکن ایسے مولاناؤں کی گذشتہ تاریخ کے خلاف نہیں۔

(الحکم)

وحشیانہ سنگساری کی بیماری

کانگریس کا کیا فرض ہے؟

(از پروفیسر ایس۔ این۔ چوپڑہ۔ دہلی۔)

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ ہندوستانی سیاسیات کی ذمہ دار جماعت کانگریس کی طرف سے امیر صاحب کابل کی خدمت میں نام نہاد آزادی مذاہب کے اعلان کے سلسلہ میں پیغام مبارکباد بھیجا گیا تھا۔ اور تمام ہندوستانیوں کے دل میں یہ بات نقش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ کہ سلطنت کابل میں ہندوستان کی نسبت مذہبی آزادی بہت زیادہ ہے۔ اور یہ کہ حکومت افغانستان ہر مذہب والے کے مذہبی جذبات کی قدر کرتی ہے۔ مگر ایک عالم نے دیکھ لیا۔ کہ افغانستان میں مذہبی آزادی تو خیر چیز ہی اور ہے۔ امیر صاحب کابل اور ان کے مولویوں سے مختلف خیال رکھنے والے مسلمانوں تک کو سر عام پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ وہ خوفناک طریق جان لینے کا ہے۔ جس کی مثال تمام دنیا میں کسی جگہ بھی نہیں ملتی۔ اور اگر اسلام کے نام لینے والوں نے اس وحشیانہ حرکت پر چاروں طرف سے اظہار نفرت نہ کیا۔ تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ عنقریب بہت سے لوگ اسلام کی تعلیم سے اس کو تعبیر کرنے لگ جائیں گے۔ جس سے اسلام کو نقصان ایک ناقابل برداشت حد تک پہنچ گا۔

ادھر جہاں تک ہندوستانیوں کا تعلق ہے ہماری قومی کانگریس کا بھی اس طرف ایک فرض ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر زیادہ نہیں۔ تو بعد تحقیقات کم از کم ایک اپنے پلیٹ فارم سے اس ظالمانہ طریق کے خلاف پروٹسٹ کر دے۔ تاکہ اگر موقعہ پڑے۔ تو کوئی یہ نہ کہے کہ افغانستان کا ہمسایہ ملک اس قسم کے ذلیل ترین افعال کو اپنی خاموشی سے جائز سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ یقین کرنے کی کافی وجوہات ہیں کہ عنقریب اس مسئلہ کی طرف انجمن اقوام کی توجہ منعطف کرائی جاویگی اور اگر ایسا نہیں تو عنقریب ہی ضرور حکومت افغانستان سے اس قسم کے خون کا قصاص طلب کیا جاوے گا۔ جو صرف خون ناحق بلکہ خون شریعت بھی ہے۔ اور اگر جلد اس پر نوٹس نہ لیا گیا۔ تو یہ مرض نہایت خطرناک صورت اختیار کر جائے گا۔ کیونکہ مولوی نعمت اللہ کے بعد اور بھی کئی جانیں اسی وحشیانہ طریق پر لی گئی ہیں۔ اور دو احمدی مبلغ ... احمدیت کے باعث سنگسار کیا گیا ہے۔

سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل ٭ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

ریویو

سیرت مسیح موعود — برادرم محمد یٰسین صاحب تاجر کتب قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مرتبہ فرمودہ "سیرت مسیح موعود" حال میں شائع کی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ حجم ۶۴ صفحے ہے۔ قیمت فی کاپی ۳؍ اور عہ روپیہ کی پانچ جلدیں ہیں۔ اس رسالہ کو رقم فرمانے کی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو غرض تحریر فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی اشاعت کس قدر ضروری ہے۔ حضور لکھتے ہیں "چونکہ احمدیہ جماعت کی روز مرہ ترقی اور اطراف عالم میں پھیلنے والی لہر کو دیکھکر بہت سے لوگوں کو جو اس کے حالات سے واقف نہیں۔ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے حالات سے آگاہ ہوں۔ لیکن بوجہ مجبوری کے وہ مفصل کتب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے میں نے چاہا۔ کہ ایک ایسا رسالہ لکھدوں۔ جس میں مختصر طور پر اس سلسلہ اور اسکے بانی کے حالات درج ہوں۔ تاکہ طالبان حق کیلئے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت راہنما کا کام دے۔ اور مزید تحقیقات کے لئے انکے دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

491

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

میسرز رام جی داس اینڈ کمپنی سیالکوٹ کو اے لاہور کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ عام نیلام کے ذریعے فالتو لکڑی کے مختلف الاقسام سلیپر اور سکریپ جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔ مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر ماہ اپریل و مئی ۱۹۲۵ء کے دوران میں دس بجے ان تاریخوں میں جو ہر ایک سٹیشن کے مقابل پر لکھی ہیں نیلام کر دیں:

نام اسٹیشن	مختلف الاقسام سلیپر	سکریپ لکڑی	تاریخ
(۱) خاصہ	۲۱۰۰	۰۰	۱۵ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۲) امرت سر	۱۹۵۴۰	۶۶۴	۱۶ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۳) بیاس	۴۶۳۸	۱۰۰۰	۱۷ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۴) ڈھلواں	۱۴۷۴۲	۰۰	۱۷ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۵) کرتارپور	۸۰۲۸	۲۰۰	۱۸ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۶) جالندھر شہر	۴۸۸۰۴	۹۸۳	۲۰ و ۲۱ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۷) جالندھر چھاؤنی	۶۴۲۷	۰۰	۲۲ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۸) پھلور	۱۵۷۰۰	۵۰۰۰	۲۳ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۹) لدھیانہ	۷۵۰۹	۰۰	۲۴ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۱۰) راجپورہ	۲۷۳۴	۰۰	۲۷ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۱۱) سہارنپور	۵۰۰۰	۰۰	۲۸ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۱۲) سکور بستی	۶۰۲	۳۰۰۰	۲۹ر اپریل ۱۹۲۵ء
(۱۳) گورداسپور	۳۲۰۰	۰۰	یکم مئی ۱۹۲۵ء
(۱۴) دینانگر	۹۰۰	۰۰	۲ مئی ۱۹۲۵ء
(۱۵) پٹھانکوٹ	۴۰۰۰	۰۰	۴ر مئی ۱۹۲۵ء
(۱۶) گوجرانوالہ	۱۰۸۰۷	۵۸۰۰	۶ر مئی ۱۹۲۵ء
(۱۷) سیالکوٹ	۸۱۰	۳۳۴	۷ر مئی ۱۹۲۵ء
(۱۸) چونڈہ	۱۰۳	۳۹	۸ر مئی ۱۹۲۵ء
(۱۹) لائل پور	۷۸۱۵	۲۰۶۹	۱۱ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۰) سرگودھا	۹۰۵۶	۱۹۰۲	۱۳ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۱) فیروزپور چھاؤنی	۱۲	۹۲۰	۱۵ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۲) قصور	۴۹۰۰	۱۵۴۰	۱۶ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۳) رائے ونڈ	۹۴۱۳	۲۲۴۱۹	۱۸ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۴) کوٹ رادھاکشن	۶	۳۰۹	۱۹ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۵) وان رادھارام	۱۰۰۰	۰۰	۲۰ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۶) اوکاڑہ	۵۴۰۰	۰۰	۲۱ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۷) میانوالی	۳۵۷۸	۲۱۹۹	۲۲ر مئی ۱۹۲۵ء
(۲۸) [illegible]	۴۵۷۰	۲۳۳۱	۲۵ر مئی ۱۹۲۵ء

جاروب معدہ

تیار کردہ حکیم انوار حسین صاحب زبدۃ الحکماء

قبض اور قبض سے پیدا شدہ امراض دردسر۔ اپھارہ۔ کھٹی ڈکار۔ بخار۔ اعضا شکنی وغیرہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ اگر رات کو استعمال فرماویں۔ تو صبح ایک دو اجابت صاف ہونگی۔ رات کو دقت نہیں ہوگی۔ قیمت فی بکس جس میں ۱۵ پیکٹ ہیں صرف سات آنے۔

سرمہ زعفران ککروں (رہوں) کے لئے نہایت عجیب چیز ہے۔ رہوں کی تمام تکالیف دور ہو کر مرض سے بکلی نجات ملتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے:

(مینیجر دواخانہ دار الشفاء گوڑگانوالی)

شرط یہ ہے کہ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

ہمارا ساختہ موتیوں کا سرمہ (رجسٹرڈ) اس قدر مقبول عام ہو چکا ہے۔ کہ سالانہ جلسہ پر بہت سے دوا فروشوں [illegible] نے اپنے سرموں کا نام موتیوں کا سرمہ یا اس سے ملتا جلتا رکھ لیا تھا جس سے مجبور ہو گئے ہیں۔ اپنے سرمہ کے نام کی رجسٹری کروانی پڑی۔ لہذا دوست سرمہ خریدتے وقت اصل اور نقل میں امتیاز کر لیں۔ ہمارا موتی کا سرمہ رجسٹرڈ صرف آپ کو ہمارے کارخانہ سے ہی ملیگا۔ یہ سرمہ آنکھوں کا بہترین محافظ ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن سوزش گوہانجنی۔ دھند۔ پھولا جالا غبار پڑبال۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال عینک سے نجات دلاتا اور آنکھوں کو تندرست رکھتا ہے قیمت ہر فی تولہ محصولڈاک علاوہ کروڑوں شہادتوں کی ایک شہادت یہ ہے۔ کہ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

مرہم عیسیٰ ہر قسم کے زخموں جراحتوں۔ چوٹوں جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں درموں۔ خنازیر سرطان گھاؤ۔ گنج خارش بواسیر وغیرہ کے لئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ر متوسط عہ۔ کلاں عار۔ علاوہ محصولڈاک: حکیم نذیر حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ مبارک منزل نولکھا لاہور سے طلب کرو

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سیویاں سار ٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں قیمت سیویاں رتھ چھلنی ۱۲۰ پالش شدہ شے

مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

کی

بارہا آزمائش کے بعد

پروفیسر ایم۔ ایس سی کی تازہ ترین تصدیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(پرنس آف ویلز کالج۔ جموں ریاست ۲۵ر فروری ۱۹۲۵ء)

مکرم میرزا صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کا تیار کردہ سرمہ تریاق چشم میری بارہا آزمائش کے بعد نہایت ہی اکسیر ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ اس کی خوبی اور فوائد خود دیکھنے کے بعد میں یہ چند سطور رقم کرتا ہوں۔ مجھے اور عزیز سلیم کو پچھلے دنوں آنکھوں کی تکلیف کی شکایت ہو گئی تھی۔ اس کے استعمال سے ہمیں بے حد فوری فائدہ ہوا۔ گویا کہ فی الحقیقت تریاق چشم ہے۔ میں نے یہ سرمہ اپنے چند ایک احباب کو استعمال کے لئے تجویز کیا تھا۔ وہ بھی اس کے بے حد مداح ہیں۔ حال ہی میں ایک کولیگ پروفیسر کے بچوں کو ککروں کی شدید شکایت تھی۔ اور ہر قسم کے علاج اور معالجہ سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ میں نے یہ سرمہ چند ایک سلائی کے لئے ان کو دیا۔ فی الواقعہ اس کے زود اثر ہونے کے باعث وہ بھی اس کے گرویدہ ہیں۔ آپ کو اس کا موجد ہونے پر فخر ہونا چاہیئے۔ اور چنانچہ ہدیہ مبارک قبول کریں۔ والسلام

خادم شیخ اکرام اللہ ایم۔ ایس سی (پنجاب) ایف۔ سی۔ ایس۔ (لنڈن) پرنس آف کالج۔ جموں

(نوٹ از اخبار وکیل امرت سر۔ مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۲۵ء)

سرمہ تریاق چشم۔ ککروں کے لئے نہایت مجرب اور نفع مند دوائی ہے۔ مرزا حاکم بیگ صاحب موجد سرمہ تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب سے مل سکتا ہے۔ قیمت صہ فی تولہ محصولڈاک علاوہ سرمہ کی بیش بہا خوبیوں کے لحاظ سے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے:

(مینیجر وکیل امرت سر)

قیمت پانچ روپے فی تولہ تریاق چشم علاوہ محصولڈاک بذمہ خریدار:

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی

موجد تریاق چشم۔ گوجرات گڑھی شاہدولہ صاحب (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۲۹ کیمبل پور	۱۳۵۱	۱۰۳۴۱	۲۹ رمئی سنہ ۱۹۲۵ء

تفصیلات اور ہدایات نیلام کے وقت معلوم ہو جائینگی ۔ جہاں تک ممکن ہوگا ۔ تاریخوں کی پابندی کی جاوے گی ۔ مگر مشتہر اپنے لئے اس بات کا حق محفوظ رکھتا ہے ۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو بولی دہندگان کی موجودگی میں صرف زبانی نوٹس دے کر پروگرام میں تبدیلی کر دے ۔

سی ۔ ایف ۔ ڈانگر
کنٹرولر آف این ڈبلیو آر ریلوے

دفتر کنٹرولر سٹورز
مغلپورہ (لاہور)
۲۶ ر مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

دنیا میں بے نظیر تحفہ حب اٹھرا اٹھرا کیا ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا مردہ پیدا ہوں ۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو ۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں ۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں ۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں ۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں ۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے ۔ اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج اور غم میں مبتلا تھے وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہو کر عمر پانیوالا والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوگا قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عـہ/) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً چھ تولہ خرچ ہوتی ہے ۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا ۔

المشتہر

عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی ۔ قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب

بی لے پاس کرو یا بیل چکی خرید لو

آٹا فی گھنٹہ ۔ سیر دانہ فی گھنٹہ ۴ من تیار ہوتا ہے ۔ وزن تخمیناً ۸ من پختہ ہے ۔ نرخ فی من عـہ پچاس روپیہ بیانہ پر مال روانہ کیا جاتا ہے

میاں مولا بخش خان اینڈ سنز بٹالہ پنجاب ۔

غیر ممالک کی خبریں

—— وزیر اعظم مصر نے اس بنا پر استعفاء دیدیا تھا ۔ کہ زغلول پاشا صدر پارلیمنٹ منتخب ہو گئے تھے ۔ مگر شاہ فواد نے استعفےٰ منظور کرنے کی بجائے پارلیمنٹ کو توڑ دیا ۔ اب نیا انتخاب ہوگا ۔ حکومت جدید انتخابات کے موقع پر نیا قانون انتخابات بنانے کا ارادہ کر رہی ہے ۔ اس کے مقابلہ میں مصر کی قومی مجلس عاملہ کے ایک جلسہ میں آئندہ انتخابات کا مقاطعہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ بعض صوبوں کے صدر مقامات میں پارلیمنٹ توڑنے کے باعث فسادات ہوئے ۔ لیکن پولیس کی کوشش سے فساد جلدی رک گئے ۔

—— یوروشلم ۔ ۲۵ ر مارچ ۔ لارڈ بالفور کے دورہ کے موقع پر تمام مسلمان اور عیسائی عربوں نے ان کے یہودیوں کی طرفداری کرنے کے خلاف صدائے احتجاج کے طور پر ہڑتال کر دی ۔ تمام دکانیں اور کاروبار بند تھے ۔ اور سواریوں وغیرہ کی آمد و رفت بھی بالکل بند تھی ۔ لارڈ بالفور لڈ سے گورنمنٹ ہاوس کی طرف بذریعہ موٹر گئے ۔

—— برلن ۲۷ ر فروری ۔ سائبیریا میں ٹوموٹ کے مقام پر جو دریائے الڈان کے قریب واقع ہے ۔ سونے کی بہت سی کانیں دریافت ہوئی ہیں ۔ لیکن ان کانوں تک پہنچنے کا راستہ جنگلی درندوں کی کثرت کی وجہ سے سخت خطرناک ہے ۔ مگر باوجود بالشویکی حکام کے روکنے کے پھر بھی بہت سی جماعتیں ٹوموٹ پہنچ گئی ہیں ۔ ان میں سے بعض کو راستہ میں بڑی سخت تکلیفیں اٹھانا پڑیں ۔ بعض نے بھوک کی وجہ سے اپنے بوٹوں کے چمڑے کھا لئے ۔ اور بعض نے اپنے مردہ ہمسفروں کی لاشیں کھا کھا کر گذارہ کیا ۔

—— ریاستہائے متحدہ امریکہ میں طلاق کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ چنانچہ سنہ ۱۸۷۰ء میں ایک لاکھ آدمیوں میں سے صرف ۸۰ طلاق دیتے تھے ۔ لیکن اب ان کی تعداد ۳۴۰ فی لاکھ ہو گئی ہے ۔ اور ان میں سے دو تہائی درخواستیں عورتوں کی طرف سے ہوتی ہیں ۔ طلاق کی سب سے بڑی وجہ بدکاری ہوتی ہے ۔

—— مجلس ایران نے حکم دیا ہے ۔ کہ سال رواں سے سرکاری خطوط اور دفاتر سے عربی و ترکی تاریخ و ماہ نکالدئیے جاوینگے ۔ اور صرف فارسی مہینے رہیں گے ۔

—— جدہ کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ امیر حبیب لطف اللہ نے (جو شریف کے ایجنٹ ہیں) حکومت حجاز کے نام سے پانچ مسلح موٹر خرید کر جدہ بھیجے ہیں ۔ یہ مسلح موٹر اب نجدیوں کے مقابلہ میں استعمال ہو رہے ہیں ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ مزید سامانِ جنگ خریدنے کے لئے امریکہ اور دیگر ممالک سے گفت و شنید ہو رہی ہے ۔

—— قاہرہ ۲۵ ر مارچ ۔ ریوٹر کے نمائندے کے ساتھ ملاقات کے دوران میں زغلول پاشا نے کہا ۔ میری وزیر اعظم بننے کی خواہش نہیں ۔ اور یہ عہدہ فی الواقعہ میں کبھی قبول ہی نہیں کرونگا اکثریت کا رہنما ہونے کی حیثیت سے پارلیمنٹ توڑنے سے پہلے میرا مشورہ نہ لیا جاتا ۔ تو بہتر تھا ۔ اور میرا مشورہ وہی ہوتا ۔ جو نومبر سنہ ۱۹۲۲ء کی تقریر میں درج ہے ۔ اور آج بھی میں امن و انتظام کا حامی ہوں ۔ دوشنبہ کے واقعات ہماری فتح کی دلیل ہیں ۔ کیونکہ پے در پے دو مرتبہ ایک ہی وجہ کی بنا پر پارلیمنٹ کو توڑنا خلاف آئین ہے ۔ یہ صورت حالات نہایت خطرناک ہے ۔ کہ مصریوں کے پاس اس وقت کوئی آئین نہیں ہے ۔

ہندوستان کی خبریں

—— دہلی ۲۷ ر مارچ ۔ لارڈ رالنسن سپہ سالار افواج ہند ۲۷ ر مارچ کی رات کو دہلی میں فوت ہو گئے ۔

—— لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے تازہ اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کریگ نے تسلیم کیا ۔ کہ گورداسپور میں ایک شخص مسمی عبد الکریم کو زیر دفعہ ریگولیشن ۳ سنہ ۱۸۰۸ء گرفتار کیا گیا تھا ۔ اسے خوست کے باغیوں کا سرغنہ سمجھا جاتا تھا ۔

—— متھرا ۔ ۲۰ ر مارچ شمالی ہند کے سناتن دھرمی ہندوؤں کی ایک بڑی کانفرنس ۱۹ ر مارچ کو بندرابن میں زیر صدارت مہاراجہ دربھنگہ منعقد ہوئی ۔ مہاراجہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں ان لوگوں کی جرأت کی تعریف کی جنہوں نے سناتنیوں کی عبادت گاہوں کو آریہ سماجیوں کے توہین آمیز طریقۂ عمل سے محفوظ رکھا ۔ اور آپ نے اس بات پر زور دیا ۔ کہ سناتن دھرم کی عبادت گاہوں میں سناتنیوں کے خلاف تبلیغ و اشاعت کی اجازت نہ دینی چاہیئے بہت سے ریزولیوشن پاس ہوئے ۔ جن میں آریہ سماجیوں کے اس طرز عمل کی مذمت کی گئی ۔ جو انہوں نے شتابدی کے موقع پر اختیار کیا ۔ اور اس بات پر زور دیا ۔ کہ پھر ایسے واقعات نہ ہونے چاہئیں ۔ اور کہا ۔ کہ اگر انکا انسداد نہ ہوا ۔ تو مجبوراً سناتن دھرمی آریوں کا داخلہ اپنے مندروں اور قابل تعظیم مقامات میں بند کر دینگے ۔ ایک ریزولیوشن میں تمام ہندوستان میں دھرم سبھاؤں اور تیرتھ رکشنی سبھاؤں کے قائم کرنے پر زور دیا ۔ اور مجالس آئین ساز کے ان ہندوؤں کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کیا ۔ جنہوں نے ہندوؤں کے مذہبی اصول کے خلاف قانون بنائے جانیکی حمایت کی ۔